بسم اللہ الرحمن الرحیم

آبرو کی جو صفات فقرا سے پیدا
صورتِ وصل ہوئی ذات خدا سے پیدا

نفس امارہ سے کیوں زیر ہوا جاتا ہے
زور کر روح میں تقلیل غذا سے پیدا

اور ہی حال زمانے کا نظر آئے گا
آگہی کر تو ذرا فقر و فنا سے پیدا

گوشِ دل سے نہ سنا قافلے میں یوسف نے
تھی زلیخا کی صدا بانگِ درا سے پیدا

چار دن کے لئے کیا کیا نہ ہوا دنیا میں
خاک سے آب سے آتش سے ہوا سے پیدا

رتبۂ دیر و حرم گبر و مسلماں سب سمجھے
نہ ملت اپنی نہ کی ذہنِ رسا سے پیدا

اٹھ گیا دیدۂ دل سے جو دوئی کا پردہ
ایک ہی نور ہوا ارض و سما سے پیدا

آئینہ بنکے رخِ یار کا جلوہ دیکھا
خوبصورت ہوئی اس دل کی صفا سے پیدا

کھل گئی عمرِ دو روزہ کی حقیقت جب دم
ایک سا حال کیا شاہ و گدا سے پیدا

الفتِ کعبۂ مقصود نے صورت پکڑی
شکل محراب ہوئی دستِ دعا سے پیدا

کیا ہنس رہا ہے حالت دل کی بیان پر
ٹوٹا ہوا ہی یار میری داستان پر

آفت تمام دل کی بدولت ہے جان پر
کس منہہ سے لائی ترا شکوہ زبان پر

چڑہنے لگے جو نالۂ دل لامکان پر
تھرا کے آسمان گرا آسمان پر

نالہ کے ساتہہ منہہ سے جو نکلین گے لخت دل
فوج الم چڑھائیگی سہرا نشان پر

آتے تو دیکہتے لب جانان کے معجزے
اچہے مسیح جا کے چہپے آسمان پر

سنبل کا ذکر یار کی زلفون کے سامنے
ایسا نہو کہ مار پڑے باغبان پر

مسجد کو شیخ بتکدیکو گبر چل دئیے
ہم مست تہے ڈٹے رہے مغ کی دکان پر

ای جوشش جنون جو یونہین خاک اوڑائیگا
چڑھ جائیگی تمام زمین آسمان پر

صندل سی وہ کلائیان اپنی گلی مین ہون
ہتہہ پہیریان نصیب ہون خیدن سے ران پر

ملا نہین جو ظاہر و باطن مین فرق ہو
جو دل مین ہے وہی ہے ہماری زبان پر

شاید کہ وہ پری ہے کہین مسکرا رہا
بجلی چمک رہی ہے بہت آسمان پر

کیا نازکی ہے گوش صنم لال ہوگیا
ڈالا جو موتیون نے ذرا بوجہہ کان پر

کچہہ بہی علاج درد محبت نہ ہو سکا
عیسے یہ داغ لیکے گئے آسمان پر

باد خزان سے باغ پر افتاد پڑ گئی
کیا آسمان ٹوٹ پڑا باغبان پر

کچہہ آبروے گل نہ رہی پیش روے یار
کیسی چمن مین اوس پڑی باغبان پر

یوسف سے ہم کہین گے دکہا کر نگار کو
دیکہو تو اپنی آنکہ پڑی کس جوان پر

غم فراق سی دل کا یہ حال ہوتا تھا   ولہ   جو کچھ ہوا شدنی تھا ملال ہوتا تھا

کیف می سی رہی رندونکو مقدرسیدہا   ولہ   شیشہ اس دور مین اوٹھا رہی ساغر سیدہا

ہے پیچ ہو جسکا طریقہ وہ ہو کیون کر سیدہا

کہین اوڑتا ہے گرہ باز کبوتر سیدہا

رباعیات

کیون مجھسے تعلی کی نہ توای بدلے   معلوم ہوا نیکیون کی ہین بدلے

اک رنگ پہ ہین ہم تو بر رنگ خورشید   گرگٹ کی طرح رنگ زمانہ بدلے

ایضا

ہر سبز ہوا نہ باغ ہستی   ہرچوٹ رہا دور ایاغ ہستی

چلنے جو لگے ہجوم غم کے جہونکے   خاموش ہوا صبا چراغ ہستی

ایضا

کیا خوب مزاج کا طریقہ ہی واہ   گہ خضر گہے رہزن گم کردہ راہ

ای بندہ نوار یہ تلون کیسا   لاحول ولا قوت الا باللہ

	قطعہ تاریخ کتاب پنجہ مہر تالیف مرزا قاسم علی مہر	

پنجۂ مہر چو از مہر شنید   بہ بیانش دل من شید اگشت

حبذا نسخہ کہ از ہر لفظش   حسن معنی بصفا پیدا گشت

ہیسوی گفت صبا تاریخش ۱۲۵۸ھ   پنجۂ مہر ید بیضا گشت